مدیر کے نام

ڈاکٹر محمد عارف سکندری ' حیدرآباد

''ریفرنڈم کے بعد--- اصلاحات کا تسلسل یا اصلاحِ احوال'' (جون ۲۰۰۲ء) پڑھنے کے بعد یہ تاثر اور گہرا ہو جاتا ہے کہ موجودہ حکومت بھی سابقہ حکومتوں کا ہی تسلسل ہے۔ کرپشن اپنی انتہا پر ہے۔ احتساب ایک مذاق بن چکا ہے۔ امن وامان کی صورت حال نہایت ہی خراب ہے۔ غربت اور بے روزگاری کے ہاتھوں پہلی دفعہ پاکستان میں خودکشیوں کے واقعات بڑھ چکے ہیں۔ یہ مضمون پڑھ کر ہر صاحب فکر کی آنکھیں کھل جانی چاہییں اور اصلاح احوال کے لیے ہر پاکستانی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کی یہ تجویز درست ہے کہ اصلاح احوال کے لیے ایک ہی راستہ ہے کہ اکتوبر ۲۰۰۲ء کے انتخابات کی تیاری کی جائے اور پوری دیانت کے ساتھ دستور کے مطابق منتخب قیادت کو زمامِ کار کی منتقلی ہو۔

خورشید احمد ندیم ' اسلام آباد

علامہ یوسف القرضاوی کے مضمون: ''سیاسی اسلام؟'' (جون ۲۰۰۲ء) میں ایک ایسی بات بیان کی گئی ہے جو میرے نزدیک بہت خطرناک ہے۔ لکھا گیا: ''اسلام ہر مسلمان پر یہ سیاسی ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ ایسی ریاست میں زندگی گزارے جس پر ایک مسلمان امام کتاب اللہ کی رو سے حکومت کرتا ہو اور عوام نے اس کی بیعت کی ہو۔ اگر کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا تو وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔ صحیح حدیث میں ہے: ''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں امام کی بیعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا'' (مسلم)۔

ذرا سوچیے کہ اقتباس میں امریکہ' برطانیہ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں بسنے اور فوت ہو جانے والے مسلمانوں کے بارے میں کیا فتویٰ صادر کیا گیا ہے؟

محمد اقبال فاروقی ' آزاد کشمیر

پروفیسر خورشید احمد کے اداریے (جون ۲۰۰۲ء) میں بالخصوص ''معاشی ترقی کا سراب'' فکر انگیز اور عقل کشا ہے۔ محترم مولانا عبدالمالک کے ''مختلف مسالک پر عمل'' نے کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ ''مصر انقلاب کے دوراہے پر'' پڑھ کر بہت مسرت ہوئی اور بالخصوص علامہ یوسف القرضاوی کا ''سیاسی اسلام؟'' بہت ہی دل چسپ ہے۔ لیکن حسن البنا شہیدؒ کی دعائے قنوت نازلہ کے عربی الفاظ نہ لکھ کر زیادتی کی گئی ہے۔ یہ تو ایسا ہے کہ پیاسے کے منہ سے پانی کا گلاس لگا کر واپس چھین لیا جائے؟